۱۳
بیبیں پکاریں سچ ہے حقیقت یہی ہے یہی
وہ وقت ہے کہ ہم سے کنارہ کرے زمیں
پہلا بنا منہ تو خاک کے قابل بھی اب نہیں
پیوندِ خاک کیوں نہ ہوئے پیشِ شاہِ دیں
منظور ہے یہی کہ سروں پر ردا نہ ہو　کرر
سر ننگے ہی چلیں گے ہم اچھا خفا نہ ہو　کرر

۱۴
پر اتنا شمر و وارثوں کے سر سے پوچھ لیں
دربار جانے کو علی اکبرؑ سے پوچھ لیں
شاہِ امم کے فرقِ منور سے پوچھ لیں
عباسؑ ابنِ حیدرؑ صفدر سے پوچھ لیں
مردہ نہ سمجھو زندہ یہ حیدرؑ کے پیارے ہیں
مختار ہم نہیں ہیں یہ مالک ہمارے ہیں

۱۵
نیزوں پہ نصب تھے جو شہیدوں کے سر تمام
چلائی کیوں ذبیحِ خدا شاہِ تشنہ کام
زینبؑ نے بڑھ کے بھائی کے سر کو کیا سلام
مرضی ہے کیا حضور کی کہتے ہیں کیا امام
دربار مٹ گیا ترا خوں رن میں بہہ گیا
میرے لئے یزید کا دربار رہ گیا　کرر

۱۶
نامِ حسینؑ سن کے جو بچے دہلتے ہیں
بولو حسینؑ بولو کہ اب دم نکلتے ہیں
سجادؑ سر جھکائے ہوئے ہاتھ ملتے ہیں
آئی ندا کہ تم بھی چلو ہم بھی چلتے ہیں

مرثیہ نمبر ۳۲/۲

اس دم جو سر کھلے ہوئے دربار جاؤ گی
امت کے بخشوانے کو محشر میں آؤ گی

شام میں جب حرمِ شاہِ شہیداں آئے
قید ہوتے ہوئے بے سر و ساماں آئے
بے ردا منہ پہ کئے بال پریشاں آئے
عابدؑ اونٹوں کو لئے مثلِ شترباں آئے　کرر
ہر طرف دھوم تھی سادات کے سر آتے ہیں
کوئی سیدانیوں کو قید کئے لاتے ہیں　کرر

www.emarsiya.com

www.ShianeAli.com

۲
ہم کو معلوم ہوا لوگ ہیں اشرافِ عرب
ہیں بنی فاطمہؑ ناموس ہیں سادات کے سب
اُس گھڑی کہنے لگی ہو کے مخاطب زینبؑ
جد ہمارا ہے نبیؐ حیدرؑ کرار ہیں اب

نہ خطا ہم سے ہوئی ہے نہ گنہگار ہیں ہم
رجس سے پاک ہیں اور عترتِ اطہار ہیں ہم

۳
ایک مومن سرِ بازار کھڑا تھا اُس دم
اُس نے جب جانا کہ شبیرؑ کے ہیں اہلِ حرم
سر لگا پیٹنے اور کہنے لگا ہائے ستم
شام میں آتے ہیں قیدی حرمِ شاہِ امم

دیکھ انھوں کو سر شرم سے نہوڑائے ہیں
سر کھلے روم کی بندی کی طرح آئے ہیں

۴
خاک پر پھینک دیا سر سے عمامے کو اُتار
بھیڑ کو چیر کے گھر اپنے گیا وہ دیندار
گھر کے لوگوں نے جو روتا اُسے دیکھا یکبار
سب لگے رونے کہا حال کرو کچھ اظہار

بولا کیا تم سے کہوں آج میں گھبرایا ہوں
سر کھلے زینبؑ و کلثومؑ کو دیکھ آیا ہوں

۵
بیٹیاں اور بہوئیں رو کے کہیں اے بابا
کون زینبؑ ہمیں کچھ خبر ہے یہ کہتے ہو کیا
بولا زینبؑ مری مخدومہ ہے بنتِ زہراؑ
جس کا نانا ہے نبیؐ باپ علیؑ شیرِ خدا

بنتِ زہراؑ کو ستمگاروں نے ایذا دی ہے
سر کھلے شام کے بازار میں شہزادی ہے

۶
بیٹیاں رونے لگیں سن کے یہ مومن کا بیاں
بولیں اے بابا ہے اُن کا تو مدینے میں مکاں
وہ کہاں شام کہاں آئیں بھلا کس طرح یہاں
بولا میں کیا کہوں یارا نہیں دیتی ہے زباں

کوفے میں حضرتِ شبیرؑ تو کام آئے ہیں
اہلِ کیں شام میں زینبؑ کو پکڑ لائے ہیں

www.emarsiya.com

۷
کور ہو آنکھیں مری مجھ کو یہ معلوم نہ تھا
جو میاں بازار میں غل سن کے گیا دیکھوں کیا
ہے سناں پر سرِ فرزندِ علیؑ واویلا
خون ہے منھ پہ بھرا سرخ ہے سارا چہرا
ہونٹھ سوکھے ہوئے ہیں تشنہ لبی ظاہر ہے
چہرے سے شانِ رسولِ عربیؐ ظاہر ہے

۸
پاش دلیں اس کے کٹے سر ہیں ہوں میں سرشار
گل سے رخساروں پہ ہے حسن جوانی کی بہار
کوئی بیٹا کوئی بھائی ہے کوئی شاہ کا یار
پیچھے پیچھے حرم شاہ ہیں اونٹوں پہ سوار
اہلِ عصمت پہ عجب سخت گھڑی آئی ہے
گرد انبوہ ہے اک خلق تماشائی ہے

۹
ایک لڑکی ہے کہ بلوے میں وہ گھبراتی ہے
ایک بی بی ہے کہ ہر دم اسے بہلاتی ہے
ایک دلہن ہے کہ نہایت ہی وہ شرماتی ہے
ایک بی بی ہے کہ غیرت سے مری جاتی ہے
کوئی کہتی ہے کہ ہے ہے مرے اصغرؑ ہے ہے
کوئی کہتی ہے کہ ہے ہے علی اکبرؑ ہے ہے

۱۰
یہ بیان کرکے لگا کہنے پچھاڑیں یکبار
بیٹیاں رونے لگیں سر در و دیوار سے مار
چادریں باپ کے آگے دھریں سر پہ سے اتار
اور کہا حضرتِ زینبؑ پہ یہ گھر بار نثار
چادریں اتنی تو حاضر ہیں نہ تاخیر کرو
جلد انہیں پیشِ کشِ زینبؑ دلگیر کرو

۱۱
ہم کو فرمائے تو ہم ساتھ چلیں ننگے سر
ان پہ قربان ہوں اور جا کے گریں قدموں پر
چھوڑ دیں ان کو ہمیں قید کریں بداختر
ہائے ہم گھر میں ہوں بازار میں بنتِ حیدرؑ
لے چلو ہم کو بھی زینبؑ کی زیارت کے لئے
لونڈیاں چاہیئے شہزادی کی خدمت کے لئے

www.emarsiya.com

www.ShianeAli.com

۱۲
کوئی کہتی تھی کہ زینبؑ کے تصدق ہونگی — کوئی کہتی تھی دلہن کے میں بلائیں لوں گی
کوئی کہتی تھی سکینہؑ کو میں پانی دوں گی — کوئی کہتی تھی میں بانوؑ کے قدم چوموں گی
قید سے آلِ پیمبرؐ کو چھڑا دو بابا ہائے
سر کھلے ہم کو اُن اونٹوں پہ بٹھا دو بابا ہائے

۱۳
چادریں لے کے غرض آیا وہ غمگین و ملول — اور کہا حضرتِ زینبؑ سے کہ اے بنتِ بتولؑ
نذر لایا ہوں خدمت میں اگر ہوئے قبول — دیکھ کر چادروں کو رونے لگے آلِ رسولؐ
بولیں زینبؑ کہ نہیں چادریں درکار ہمیں ہائے
سر کھلے دیکھ چکے سب سرِ بازار ہمیں ہائے

۱۴
دامنِ پاک کا زہراؑ کے ہے سایہ ہم پر — بس ہے اک آیۂ تطہیر بجائے چادر
کوفے سے شام تلک آئے ہیں ہم ننگے سر — لطف باقی نہ رہا اب نہیں پردہ بہتر
رن میں مارے گئے پردے کے ہٹانے والے
چادریں لے گئے خیمہ کے جلانے والے ہائے

۱۵
اُس گھڑی کہنے لگی فاطمہ کبراؑ رو رو — ایک چادر تو کہیں پھوپی جان مجھے دلوا دو
دیکھتے جاتے ہیں بلوے میں ستمگر مجھ کو — رُو رُو زینبؑ نے کہا تم پہ پھوپی صدقے ہو
اہلِ کیں سر نہ تمہیں آج چھپانے دیں گے
قید کر لائے ہیں چادر نہ اوڑھانے دیں گے

مرثیہ نمبر ۳۳

۱
آمد ہے اہلِ بیتِ پیمبرؐ کی شام میں — گیسو کھلے ہوئے ہیں عزائے امام میں
سر پیٹتی ہے فاطمہؑ دارالسلام میں — زینبؑ یہ نوحہ کرتی ہے بلوائے عام میں
لوگو خبر کرو مرے نانا رسولؐ کو
بلوے میں شمر لایا ہے بنتِ بتولؑ کو

www.emarsiya.com